FREE AND FAIR ELECTION NETWORK

پریس ریلیز

مسوّدہ الیکشن بل 2017 الیکشن کمیشن کی مکمل آزادی اور خود مختاری کو یقینی نہیں بناتا: فافن

- مسوّدہ الیکشن بل 2017 میں انتخابات کے قواعد بنانے کا اختیار الیکشن کمیشن کی بجائے حکومت کو دیا گیا ہے۔
- مسوّدہ الیکشن بل 2017 میں معلومات کے بلا اجازت استعمال پر سخت سزاؤں سے معلومات تک رسائی کا حق متاثر ہو گا۔
- امیدواروں کی جانچ پڑتال کے مرحلے پر میڈیا اور انتخابی مشاہدہ کاروں کی رسائی پر بھی قدغن عائد کی گئی ہے۔
- مجوّزہ انتخابی قانون میں سیاسی جماعتوں پر چند خاندانوں کی اجارہ داری کے خاتمے کے لیے اقدامات تجویز نہیں کیے گئے ہیں۔

اسلام آباد، 17 جنوری 2017: فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) نے پارلیمانی کمیٹی برائے انتخابی اصلاحات کی جانب سے تجویز کردہ الیکشن بل 2017 کو مثبت پیش رفت قرار دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ الیکشن کمیشن کو صحیح معنوں میں آزاد اور خود مختار بنانے کے لیے مجوّزہ قانون کو مزید بہتر بنائے جانے کی اشد ضرورت ہے تا کہ آزادانہ اور شفاف انتخابات کا انعقاد ممکن ہو سکے۔

پارلیمانی کمیٹی کی جانب سے الیکشن بل 2017 کا مسوّدہ عوامی تجاویز کے لیے پیش کرنے کے فیصلے کو خوش آئند روایت قرار دیتے ہوئے فافن نے کہا ہے کہ الیکشن بل میں حوصلہ افزا تجاویز کے ساتھ ساتھ کئی رجعتی اقدامات بھی شامل ہیں جن سے انتخابات کے معیار میں بہتری لانے کی کوششیں کمزور ہو سکتی ہیں۔ الیکشن بل 2017 میں الیکشن کمیشن کی خود مختاری کو یقینی بنانے کے لیے خاطر خواہ اقدامات نہیں کیے گئے ہیں۔ ایسے اقدامات اور کمزوریوں کے پیشِ نظر فافن نے پارلیمانی کمیٹی پر زور دیا ہے کہ مجوّزہ مسوّدے کو پارلیمان میں پیش کرنے سے قبل عوامی سفارشات کو زیرِ غور لایا جائے۔

موجودہ الیکشن بل ۲۰۱۷ پاکستان میں نافذ العمل مختلف انتخابی قوانین کو یکجا کر کے تشکیل دیا گیا ہے۔ انتخابی قوانین کی یکجائی فافن کا دیرینہ مطالبہ رہا ہے اور ادارہ اسے تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ مجوّزہ بل میں الیکشن کمیشن کے اختیارات، خواتین کی سیاسی و انتخابی عمل میں شرکت، انتخابی شکایات اور نتائج پر کی گئی عذرداریوں کو نمٹانے، نگران حکومت، سیاسی جماعتوں، امیدواروں اور منتخب نمائندوں کی جانب سے جمع کرائے جانے والے حلفیہ بیانات، مقامی حکومتوں کے انتخابات اور انتخابات کی مشاہدہ کاری کے حوالے سے نمایاں اصلاحات شامل کی گئی ہیں۔ اس بل کی ایک اہم خوبی مردم شماری ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں ہر دس برس بعد انتخابی حلقہ بندیوں کو لازمی قرار دینا ہے۔

تاہم الیکشن بل میں انتخابی نظام کی چند اہم کمزوریوں کے حل تجویز کرنے کے باوجود الیکشن کمیشن کی خود مختاری اور حکومتی مداخلت سے آزاد انتخابات کو یقینی بنانے کے لیے خاطر خواہ اقدامات نہیں کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے اہم معاملہ دفعہ 239 کا ہے جس میں الیکشن کمیشن کو

Building No 1, Street 5 (Off Jasmine Road) | Ph: +92 51 8466232 | Email: info@tdea.pk
G 7/2, Islamabad | Fax: +92 51 8432141 | URL: www.fafen.org

Free and Fair Election Network (FAFEN) is a network of Pakistani civil society organization and supported by the Trust for Democratic Education and Accountability (TDEA)

مجوّزہ قانون کے تحت قواعد بنانے کا اختیار تو دیا گیا ہے لیکن اسے حکومتی منظوری سے مشروط کر دیا گیا ہے۔ آئین اور موجودہ قوانین کے تحت الیکشن کمیشن صدر مملکت کی منظوری سے قواعد بنا سکتا ہے جو بجائے خود الیکشن کمیشن کی خود مختاری سے متصادم امر ہے۔ فافن کی پر زور سفارش ہے کہ انتخابی کمیشن کی خود مختاری کے اصول سے متعلقہ بین الاقوامی روایات کو سامنے رکھتے ہوئے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو مجوّزہ قانون پر عملدرآمد کے لیے اپنے قواعد وضوابط کی تشکیل کا مکمّل اختیار حاصل ہونا چاہئیے۔

اسی طرح دفعہ 240 کے تحت مجوّزہ قانون کے اطلاق میں کسی مشکل کو دور کرنے کے لیے الیکشن کمیشن کو حکومت کی منظوری کا محتاج بنایا گیا ہے۔ اس سے الیکشن کمیشن کی خود مختاری پر ایک اور قدغن عائد ہوتی ہے جبکہ اس دفعہ میں دیا گیا طریقہ کار اسی قانون کی دفعہ 4(2) سے متصادم بھی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن قانون اور اس کے مقاصد پر عملدرآمد کے لیے ہر ایسا قدم اٹھانے کا مجاز ہے جس کے بارے میں قانون میں شق نہ ہو یا کسی مسئلے کا قانون کی کوئی شق صرف جزوی طور پر احاطہ کرتی ہو۔ فافن الیکشن کمیشن کو مکمل بااختیار بنانے کے لیے الیکشن بل 2017 کی شق 240 حذف کرنے کی سفارش کرتا ہے۔

مجوّزہ قانون میں اراکین کی نااہلی سے متعلق الیکشن کمیشن کے اختیارات میں بھی بے ربطی پائی جاتی ہے۔ اس قانونی مسوّدے کے مطابق الیکشن کمیشن سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کے لیے جاری ضابطہ اخلاق کی دوبار خلاف ورزی کرنے اور خواتین رائے دہندگان کو ووٹ ڈالنے سے محروم رکھنے کے کسی معاہدے میں ملوث ہونے کی صورت میں کسی رکن کو نااہل قرار دے سکتا ہے۔ لیکن کمیشن کو انتخابی اخراجات یا اثاثوں کی تفصیلات میں غلط بیانی پر کسی کو نااہل قرار دینے کا اختیار نہیں ہے بلکہ ایسے معاملات کمیشن سیشن کورٹ کو بھجوانے کا پابند ہے۔ یوں غلط بیانی کا مرتکب ہونے والے فرد کی اسمبلی رکنیت تب تک بحال رہ سکتی ہے جب تک عدالتوں میں اس حوالے سے دائر تمام اپیلوں پر فیصلہ نہ سنا دیا جائے۔ الیکشن کمیشن کی یہ کمزوری دفعہ 4(2) سے مطابقت نہیں رکھتی جس کے تحت الیکشن کمیشن کا ہر حکم اور ہدایات ہائی کورٹ کا حکم تصوّر کیا جائے گا یوں ہائی کورٹ کا ایک حکم عملی طور پر سیشن کورٹ میں چیلنج ہو رہا ہو گا۔ فافن الیکشن کمیشن کے اختیارات کو زیرِ نظر مسوّدہ قانون کی حد تک ہم آہنگ بنانے کی سفارش کرتا ہے۔

اس قانون کے تحت ریٹرننگ افسران کو الیکشن کمیشن کے براہِ راست کنٹرول میں نہیں دیا گیا ہے۔ دفعہ 53(1) کے مطابق ریٹرننگ افسر انتخابی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرنے کے مجاز ہیں۔ یوں عملی طور پر ریٹرننگ افسران کو ہر طرح کی نگرانی سے آزادی اور مکمّل خود مختاری حاصل ہو جاتی ہے۔ ڈسٹرکٹ ریٹرننگ افسران کو الیکشن کمیشن کی ہدایات اور نگرانی کا ماتحت بنایا گیا ہے لیکن ریٹرننگ افسران کے لیے ایسی شرائط عائد نہیں کی گئی ہیں۔ فافن پر زور سفارش کرتا ہے کہ ریٹرننگ افسران کو بھی کمیشن کی نگرانی اور ہدایات کے ماتحت کیا جانا چاہئیے تاکہ ریٹرننگ افسر کی ذمہ داریوں میں شامل اہم فرائض یعنی انتخابی پروگرام کے اجرا سے انتخابات کے حتمی نتائج اور اس کے پینتالیس دن بعد تک کے معاملات پر الیکشن کمیشن کا اختیار برقرار رہے۔

Building No 1, Street 5 (Off Jasmine Road) | Ph: +92 51 8466232 | Email: info@tdea.pk
G 7/2, Islamabad | Fax: +92 51 8432141 | URL: www.fafen.org

مجوّزہ قانون معلومات کی فراہمی کے حوالے سے خاص طور پر رجعت پسندانہ واقع ہوا ہے جبکہ معلومات کی فراہمی آئین کے آرٹیکل 19 اے کے تحت شہریوں کا حق ہے۔ معلومات کی رسائی پر قدغن سے میڈیا اور صحافی خاص طور پر متاثر ہوں گے۔ اس قانون کی دفعہ 194 سی کے مطابق قانونی دفعات کی خلاف ورزی سے حاصل کی ہوئی معلومات کی اشاعت یا ترسیل پر پچاس لاکھ جرمانہ اور پانچ سال قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ اسی طرح کمیشن کے کسی غیر مجاز عہدیدار کی جانب سے معلومات کی اشاعت و ترسیل پر بھی سخت سزائیں تجویز کی گئیں ہیں۔ حیران کن طور پر اس قانون میں اخفائے معلومات کے لیے دی گئی سزائیں ناجائز اور غیر قانونی اقدامات کے لیے تجویز کردہ سزاؤں سے بھی زیادہ سخت ہیں اور یہ تضاد اس بات کو واضح کرنے کے لیے کافی ہے کہ ان سزاؤں کا مقصد معلومات تک رسائی کو محدود کرنا ہے جو کہ ناقابل قبول امر ہے۔ معلومات تک رسائی پر قدغن سے میڈیا اور صحافی خاص طور پر متاثر ہو سکتے ہیں۔ فافن سفارش کرتا ہے کہ دفعہ 194 کو ختم کیا جائے یا اسے صرف ان معلومات کے اخفا تک محدود کیا جائے جنہیں قانونی طور پر کلاسیفائیڈ قرار دیا گیا ہو نیز دفعہ میں دی گئی سزاؤں اور جرمانے کو اسی قانون کی دیگر سزاؤں اور جرمانے کی مناسبت سے متوازن بنایا جائے۔

اگرچہ الیکشن بل 2017 میں انتخابی مشاہدہ کاری کو قانونی حیثیت دی گئی ہے لیکن وہیں میڈیا، مشاہدہ کاروں اور شہریوں پر قدغن عائد کی گئی ہے کہ وہ نامزدگی کے مرحلے پر امیدواروں کی جانچ پڑتال کے عمل میں شریک نہیں ہوسکتے۔ یہ صورتحال موجودہ قوانین سے بھی ایک قدم پیچھے ہٹنے کے مترادف ہے۔ فافن پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ کم از کم ذرائع ابلاغ اور مشاہدہ کاروں کو امیدواروں کی جانچ پڑتال کے مرحلے تک رسائی دی جانی چاہیئے۔ مزید برآں الیکشن کمیشن کے اجلاسوں میں بھی میڈیا کو موجود رہنے کی اجازت دی جائے اور کمیشن کے اجلاسوں کے اہم نکات اور اراکین کی ووٹنگ کی معلومات عام کی جانی چاہئیں۔

مجوّزہ انتخابی قانون کمیشن کو انتخابات سے متعلق اہم دستاویزات کو ویب سائٹ پر عام کرنے کے لیے کسی نظام الاوقات کا پابند نہیں بناتا۔ الیکشن سے متعلق دستاویزات جن کی بروقت ویب سائٹ پر فراہمی اہم سمجھی جاتی ہے اور جن کی فراہمی کا نظام الاوقات بہت واضح ہونا چاہیئے ان میں کاغذات نامزدگی، انتخابی اخراجات کے گوشوارے، انتخابی نتائج کی تفصیلات (پولنگ سٹیشن گنتی فارم، بیلٹ پیپر اکاؤنٹ، حتمی نتیجہ)، امیدواروں کے اثاثوں کی تفصیلات اور سیاسی جماعتوں کے مجموعی حسابات کی تفصیلات شامل ہیں۔ اگرچہ اس قانون میں جیتنے والے امیدواروں کے گزٹ نوٹیفکیشن کی ویب سائٹ پر اشاعت کی مدّت کا ذکر ہے لیکن کمیشن کو اس اہم دستاویز کی اشاعت کے لیے دو ہفتوں کا وقت خاصا زیادہ ہے۔ الیکشن بل 2017 میں خواتین کی سیاسی و انتخابی عمل میں شرکت سے متعلقہ قانونی ڈھانچے میں خاطر خواہ بہتری لائی گئی ہے۔ اس بل کے تحت الیکشن کمیشن کسی پولنگ سٹیشن یا حلقے میں خواتین کے دس فیصد سے کم ووٹ ڈالے جانے کی صورت میں انتخابات کالعدم قرار دینے کا مجاز ہوگا۔ تاہم سیاسی جماعتوں پر کم از کم پانچ فیصد عام نشستوں کی ٹکٹیں خواتین امیدواروں کو دینے کی شرط سے قابل ذکر نتائج حاصل ہونے کی توقع نہیں ہے۔ فافن سفارش کرتا ہے کہ سیاسی جماعتوں کو کم از کم 17 فیصد عام نشستوں پر خواتین امیدوار نامزد کرنے کا پابند کیا جانا چاہیئے۔ مجوّزہ قانون کمیشن کو کسی علاقے یا پورے ملک میں خواتین رائے دہندگان کی تعداد بڑھانے کے لیے خصوصی اقدامات کرنے کا بھی اختیار دیتا ہے۔ تاہم اس بل میں معاشرے کے دیگر کمزور طبقات بشمول مذہبی اقلیتوں، معذور افراد اور خواجہ سراؤں کی انتخابی و سیاسی عمل میں شرکت کو یقینی بنانے کے

Building No 1, Street 5 (Off Jasmine Road) | Ph: +92 51 8466232 | Email: info@tdea.pk
G 7/2, Islamabad | Fax: +92 51 8432141 | URL: www.fafen.org

Free and Fair Election Network (FAFEN) is a network of Pakistani civil society organization and supported by the Trust for Democratic Education and Accountability (TDEA)

FREE AND FAIR ELECTION NETWORK

لیے کوئی اقدامات تجویز نہیں کیے گئے ہیں۔ معذور افراد کو پوسٹل بیلٹ کے ذریعے ووٹ ڈالنے کا حق دیے جانے کی تجویز قابل ستائش لیکن ناکافی ہے۔ فافن کی سفارش ہے کہ الیکشن کمیشن کو کمزور طبقات کو ان کے سیاسی و انتخابی حقوق دلانے کے لیے ہر طرح کے اقدامات لینے کا مجاز بنایا جائے۔ مزید بر آں اس بل میں ایسی تبدیلیاں کی جائیں جن سے سیاسی جماعتوں کو کم از کم پانچ فیصد عام نشستوں پر مذہبی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو نامزد کرنے کا پابند بنایا جائے۔

پارلیمانی کمیٹی برائے انتخابی اصلاحات کو مجوّزہ بل میں درج ذیل کمزوریاں دور کرنے کی طرف بھی توجہ دینی چاہئیے:

الف) مجوّزہ قانون سیاسی جماعتوں پر چند خاندانوں کی اجارہ داری کو کمزور کرنے کے بارے میں خاموش ہے۔

ب) مجوّزہ قانون ایوان بالا میں بالواسطہ انتخابات کا طریقہ ہی برقرار رکھا گیا ہے جس سے سیاسی جماعتوں کے سربراہوں کو موقع ملتا ہے کہ وہ ایوان بالا کے لیے اراکین کے انتخاب میں میرٹ کی بجائے من پسند افراد کو ترجیح دیں۔

ج) مجوّزہ قانون میں نگران حکومت کے تقرر کے معاملے میں شفافیت کو ترجیح نہیں دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے مابین ہونے والی میٹنگ کے نکات عام کیے جانے چاہئیں۔

د) مجوّزہ قانون میں انتخابات کے لیے وقف عملے کے علاوہ دیگر افسران کے تبادلے کے اختیارات الیکشن کمیشن کے سپرد نہیں کیے گئے ہیں جو خوش آئند امر نہ ہے۔

ر) مجوّزہ قانون کے تحت الیکشن پروگرام کے اجرا سے قبل کسی بھی وقت حلقہ بندی کی جاسکتی ہے۔ آخری وقت پر حلقہ بندیاں کرنے کے اختیار کا غلط استعمال بھی کیا جاسکتا ہے جس سے انتخابی نتائج متاثر ہوسکتے ہیں۔

س) مجوّزہ قانون میں کسی صوبے کی خواتین کے لیے مختص نشستوں کی منصفانہ تقسیم کا طریقہ کار وضع نہیں کیا گیا جس سے غیر ترقی یافتہ اور دوردراز کے علاقوں کی خواتین کو نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔

ص) مجوّزہ قانون میں حلقہ بندی کے معاملے پر کمیشن کے فیصلے سے متاثرہ ووٹر کو اپیل کا حق نہیں دیا گیا ہے۔

ط) مجوّزہ قانون کے تحت انتخابی عملے پر عائد ہونے والی پابندیوں کا نفاذ ان کے تقرر کی تاریخ کی بجائے الیکشن پروگرام کے اعلان کی تاریخ سے کیا جائے گا۔ جبکہ انتخابی عملے بشمول ڈسٹرکٹ ریٹرننگ افسر اور ریٹرننگ افسر کا تقرر الیکشن پروگرام سے دوماہ پہلے کیا جائے گا۔ ریٹرننگ آفیسر کو الیکشن سے پنتالیس دن بعد تک انتخابی ذمہ داریوں پر متعین رہنا چاہیئے۔

ع) مجوّزہ قانون میں یہ واضح نہیں ہے کہ کیا الیکشن کمیشن ذیلی عدالتوں سے لیے گئے عملے کے خلاف براہِ راست انضباطی کاروائی کرسکتا ہے یا نہیں؟

Building No 1, Street 5 (Off Jasmine Road) | Ph: +92 51 8466232 | Email: info@tdea.pk
G 7/2, Islamabad | Fax: +92 51 8432141 | URL: www.fafen.org

FREE AND FAIR ELECTION NETWORK

FREE AND FAIR ELECTION NETWORK

ف) مجوّزہ قانون میں پولنگ سٹیشن کے تعیّن کے بارے میں معیارات واضح نہیں کیے گئے ہیں کہ ہر پولنگ سٹیشن یا بوتھ پر کتنے مرد یا خواتین ووٹر ہو سکتے ہیں اور غیر معمولی حالات میں ووٹر اور پولنگ سٹیشن کے درمیان زیادہ سے زیادہ فاصلہ کتنا رکھا جا سکتا ہے۔

ق) مجوّزہ قانون میں مختلف نشستوں کے لیے ہو رہے انتخابات میں ہر نشست کے بیلٹ پیپر کی علیحدہ گنتی اور زنانہ و مردانہ بوتھوں کی علیحدہ گنتی سے متعلق خاطر خواہ تفصیلات کی کمی ہے۔

ک) مجوّزہ قانون میں ریٹرننگ افسر کی جانب سے غیر حتمی نتائج کے اعلان کی شرط سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں کیونکہ پوسٹل بیلٹ اور سمندر پار پاکستانیوں کے ووٹوں سے حتمی نتائج خاصے تبدیل ہو سکتے ہیں۔

ل) مجوّزہ قانون میں اس مدّت کا تعین نہیں کیا گیا جس دوران کیے جانے والے اخراجات انتخابی اخراجات شمار ہوں گے مزید برآں سیاسی جماعت کی جانب سے امیدوار کی انتخابی مہم پر کیے جانے والے اخراجات کو بھی شامل کرنے کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے۔

م) مجوّزہ قانون میں اراکین اسمبلی کو ٹیکس گوشوارے جمع کرانے کا پابند نہیں کیا گیا ہے بلکہ صرف اثاثوں کی تفصیلات جمع کرانے کی شرط عائد کی گئی ہے۔

ن) مجوّزہ قانون بیرونی امداد سے چلنے والی سیاسی جماعت پر تو پابندی لگائی گئی ہے لیکن سمندر پار پاکستانیوں اور دوہری شخصیت والے افراد کے سیاسی جماعت کے سربراہ ہونے کی بابت یہ قانون خاموش ہے۔

و) مجوّزہ قانون میں حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ریاست کے خلاف کام کرنے والی یا بیرونی امداد سے چلنے والی سیاسی جماعت کو تحلیل کرنے کا معاملہ سپریم کورٹ میں لے جائے۔ حکومت کو یہ معاملہ الیکشن کمیشن کے سپرد کرنا چاہیئے جسے اس معاملے پر فیصلہ کرنے کا اختیار ہو اور اس فیصلے کے خلاف اپیل سپریم کورٹ میں دائر کی جا سکتی ہو۔

ہ) مجوّزہ قانون میں مقامی حکومتوں کی مخصوص نشستوں پر انتخاب کا نظام الاوقات دیا گیا ہے نہ مقامی حکومت میں کسی نشست کے خالی ہونے کی صورت میں ضمنی انتخاب کے لیے مدّت کا تعین کیا گیا ہے۔